بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۵ احسان ۱۳۳۹ھش ۔ ۵ جون ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۴ جون بوقت ۹½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت درود و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین :

تبت میں پھر بغاوت ہوگئی۔ پنچن لامہ کو حراست میں لے لیا گیا؟

تبت کے وطن پرستوں کو نیشنلسٹ چین کی طرف سے طیاروں کے ذریعہ

— اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے —

لنڈن ۴ جون۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق تبت میں چند روز پیشتر پھر بغاوت ہوگئی تھی۔ جس میں چینی فوج کے ہاتھوں آٹھ سو تبتی ہلاک ہوئے بغاوت کی اطلاع ان لوگوں نے دی ہے۔ جو تبت سے بھاگ کر بھوٹان یا سکم پہونچے ہیں۔ ان لوگوں نے بتایا کہ بغاوت دو ہفتے پہلے شروع ہوئی لڑائی بے حد سخت تھی۔ جس میں آٹھ سو کے قریب تبتی ہلاک ہوئے اس لڑائی میں ان تبتیوں نے بھی وطن پرستوں کا ساتھ دیا۔ جنہیں چینی اپنے مقصد کے لئے تربیت دے رہے تھے۔ اسی طرح پنچن لامہ کی خانقاہ کے لاماؤں نے بھی وطن پرستوں کا ساتھ دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ چینیوں نے پنچن لامہ کو حراست میں لے لیا۔

یاد رہے جب دلائی لامہ بھاگ کر بھارت چلے گئے تھے تو چینیوں نے پنچن لامہ کو تبت کی حکومت کا سربراہ قرار دے دیا تھا۔ بھوٹان اور سکم میں پناہ لینے والے تبتیوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ تبتی وطن پرستوں کے لئے نیشنلسٹ چین کی طرف سے طیاروں کے ذریعے اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

امریکہ میں اتنی گندم موجود ہے کہ پوری دنیا کیلئے دو سال تک کافی ہو سکتی ہے

پانچ سال تک فاضل مقدار میں کمی کا کوئی امکان نہیں گندم کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوگیا

نیویارک ۴ جون۔ بین الاقوامی گندم کونسل نے بتایا ہے کہ شمالی امریکہ میں اتنی گندم موجود ہے کہ پوری دنیا کے لئے دو سال تک کافی ہو سکتی ہے۔ آئندہ پانچ سال کے اندر اندر اس فاضل مقدار میں کمی کا بھی امکان نہیں ہے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق گندم کے زیر کاشت علاقوں میں گندم کی پیداوار میں دگنا اضافہ ہوگیا ہے۔ ان علاقوں میں روٹی کا استعمال کم ہو رہا ہے۔ اب ایک بین الاقوامی مشن بھارت اور انڈونیشیا روانہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ان ممالک میں گندم کی فروخت کے امکانات کا جائزہ لے۔

بھوٹان بھارت کے زیر حفاظت

نہیں خود مختار ہے

کلکتہ ۴ جون۔ ہمالیہ کی ریاست بھوٹان کے وزیر اعظم جگمے ڈورجی نے اعلان کیا ہے کہ بھوٹان بھارت کے زیر حفاظت علاقہ نہیں۔ ہمارا اپنا حکمران ہے اور ہم اپنے تئیں خود مختار تصور کرتے ہیں۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ بھارت کے ساتھ ۱۹۴۹ کے معاہدے کے تحت ہم سو فیصدی خود مختار نہیں ہیں۔ مسٹر ڈورجی نے یہ بیان بھارتی اور بھارت میں مقیم غیر ملکی اخبار نویسوں کی ایک جماعت کو دیا۔ یہ اخبار نویس حکومت کی دعوت پر گزشتہ ہفتے بھوٹان گئے تھے۔ یاد رہے کہ بھوٹان اسمبلی نے حکومت بھارت سے درخواست کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے کہ بھارت کے ساتھ بھوٹان کی جو جنوبی سرحد ہے۔ اسے بین الاقوامی سرحد تسلیم کیا جائے۔ اخبار نویسوں نے اس فیصلے کے بعد وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی۔

تحقیقات ایک ماہ تک شروع ہو جائینگی

انقرہ ۴ جون۔ ترکی کی قومی اتحاد کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ عدنان میندریز اور سابق حکومت کے دوسرے ارکان کے خلاف ایک ماہ کے اندر اندر تحقیقات شروع ہو جائے گی۔ قومی اتحاد کمیٹی کے ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کمیٹی نے پارلیمنٹ کے اختیارات بھی سنبھال لئے ہیں۔ کمیٹی کی کوشش یہ ہے کہ کم سے کم مدت میں انتخابات کرا دیئے جائیں۔

کمیونسٹ چین کو پاکستان کی یقین دہانی

کراچی ۴ جون۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے کمیونسٹ چین کے سفارت خانہ کو ایک خط بھیجا ہے جس میں کمیونسٹ چین کو یقین دلایا گیا ہے کہ پاکستان کا کوئی فضائی اڈہ غیر ملکی طیاروں کی جاسوسی کی سرگرمیوں کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت یابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ لاہور سے آمدہ کل کی اطلاع سے ظاہر ہے۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طبیعت تکلیف بڑھ جانے کے باعث زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ اور بے چینی بھی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین

انڈونیشی بیڑے کو تیار رہنے کا حکم

جکارتہ ۴ جون۔ انڈونیشی بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہالینڈ نے مغربی نیوگنی میں متعین ڈچ * فوج کے لئے کمک بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہالینڈ کے اس فیصلے کی وجہ سے دونوں ملکوں میں کشمکش ..

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کی تقریب کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۷ جون ۱۹۶۰ء کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال عظمت وشان

شمعِ محمدی پر قربان ہونیوالے لاکھوں پروانوں کا مکہ مکرمہ میں شاندار اجتماع

لبیّک اللّٰھم لبیّک کہنے والے عاشقانِ حضرت احدیت قیامت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرتے رہیں گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ ردسمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۹ ر ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ بمقام قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جو حضور نے ۹ ماہِ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ کو قادیان میں پڑھا تھا۔ اب جبکہ پھر ذوالحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہے اور عید الاضحیہ قریب آ رہی ہے۔ ذوالحجہ کی مناسبت کے پیش نظر یہ غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کا دن

وہ دن ہے جبکہ ہزاروں میلوں سے مختلف زبانوں میں باتیں کرنے والے مختلف قوموں کے افراد مختلف تمدنوں کے عادی لوگ کھچے کھچے اس مقام پر جا پہونچے ہیں۔ جہاں تیرہ سو سال سے زیادہ ہوئے کہ اللہ تعالے کا وہ نبی پیدا ہوا تھا۔ جو تمام نبیوں کے کاموں کو پورا کرنے والا اور نبوت کا آخری پیغام پہنچانے والا تھا۔

صدیاں گزریں

مکہ کے لوگوں نے اس کی آواز کو سنا۔ اور کہا نکل جا اور دور ہو جا۔ ہم تیری بات کو سننا نہیں چاہتے۔ مکہ کے لوگوں کی دنیوی لحاظ سے حیثیت ہی کیا تھی۔ نہ وہ کوئی بڑے بادشاہ تھے۔ نہ ان کا تمدن کوئی ایسا اعلےٰ درجہ کا تھا۔ کہ اس کی وجہ سے وہ دنیا پر خاص اثر رکھتے ہوں۔ نہ وہ علوم وفنون کے ایسے ماہر تھے کہ یونان کے فلسفہ کی طرح ان کی دنیا پر دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ نہ وہ ایسے فاتح تھے کہ سکندر اور خورس کی طرح دنیا میں ان کا نام روشن ہو۔ معمولی حیثیت کے انسان تھے جیسے یہاں کے

پہاڑی راجے

ہوتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ان کے مقابلہ میں بھی اتنی کمزور تھی کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے سامنے یہ شخص ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور وہ بھی اپنی آواز کی اتنی قیمت سمجھتے تھے۔ کہ خیال کرتے تھے۔ کہ اس کی آواز ہماری آوازوں کے سامنے ضرور دب جائے گی۔ وہ اس کو ایک

مقامی فتنہ

خیال کرتے تھے۔ اور دنیا اس کو ایسا ہی سمجھتی تھی۔ جیسا کسی چھوٹے سے گاؤں میں دو زمینداروں کے درمیان آپس میں کسی کھیت پر لڑائی ہو جاتی ہے۔ اس لڑائی کا اثر اردگرد کے گاؤں پر بھی نہیں پڑتا۔ اس لڑائی کا اثر اس گاؤں پر بھی نہیں پڑتا جس میں لڑائی ہوئی ہوتی ہے۔ بسا اوقات وہ دونوں لڑ جھگڑ کر گھر آ جاتے ہیں۔ اور خود ان کے محلہ کے لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی آپس میں کوئی لڑائی ہوئی ہے پس بظاہر وہ ایسی ہی لڑائی تھی۔ جو مکہ والوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جاری تھی۔

مکہ والے

خیال کرتے تھے کہ وہ اپنے اس حقیر دشمن کو مٹا دیں گے۔ اسے تباہ اور برباد کر کے رکھ دیں گے۔ لیکن آج اگر دنیا کے پردہ پر ابوجہل کو لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ اگر آج عتبہ اور شیبہ اور اسی قسم کے دوسرے دشمنوں کو لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ جو مکہ میں دن رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتے تھے۔ اور یہ خیال کیا کرتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا سے مٹا دیں گے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں کہ آج ملک کے لوگ تو الگ رہے۔ یمن کے لوگ تو الگ رہے۔ مدینہ کے لوگ تو الگ رہے۔ نجد کے لوگ تو الگ رہے دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک کے لوگ چاروں طرف سے دوڑتے ہوئے مکہ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ روس والے بھی لوگ پہنچ چکے ہیں۔ سماٹرا سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ چین سے بھی پہنچ چکے ہیں اور ہندوستان سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ غرض ہر قوم ہر جتھہ اور ہر گروہ کے لوگ آج بے تحاشہ عاشقوں کی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یہ کہتے ہوئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ہم آ گئے۔ ہم آ گئے۔ مکہ کے لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ تو یہاں سے نکل جا۔ خدا نے کہا تم اسے یہاں سے نکالتے ہو میں ہمیشہ دنیا کے کناروں سے لوگوں کو یہاں اکٹھا کرونگا۔ جو لبیّک اللّٰھم لبیّک کہتے ہوئے دوڑتے چلے آئیں گے۔ کسی کی آنکھیں دیکھنے والی ہوں تو وہ دیکھے۔ کسی کے کان سننے والے ہوں تو وہ سنے کہ مکہ والوں نے کیا کہا اور خدا نے اس کا کیا جواب دیا۔ مکہ والوں نے کہا تھا کہ تم ان کا بائیکاٹ کردو۔ ان کے کھانے بند کردو۔ یہ خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ مکہ والوں کے پاس کیا تھا۔ ایک

وادی غیر ذی زرع

جہاں نہ کھیتی باڑی ہوتی ہے نہ کھانے کے لئے چیزیں ملتی ہیں۔ وہ باہر سے غلہ لاتے اور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ میں زیادہ جانور بھی نہیں ہوتے کیونکہ وہاں ان کے چارہ کے لئے کوئی رکھ نہیں عرب کا گھوڑا بہت مشہور ہے۔ لیکن مکہ میں چند گھوڑوں سے زیادہ نہیں ملتے جب ہم عرب کا گھوڑا کہتے ہیں تو اس سے مراد نجد کا گھوڑا ہوتا ہے۔ ورنہ مکہ گھوڑوں سے خالی ہے۔ صرف چند بڑے بڑے امراء کے پاس گھوڑے ہوتے ہیں عام لوگ اپنے پاس گدھے رکھتے ہیں۔ کیونکہ گدھے سادہ خوراک پر بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

بہرحال

مکہ والوں نے کہا۔ ہم اس کی روٹی بند کر دیں گے۔ یہ آپ ہی تباہ ہو جائے گا ہمارے رب نے اس کا کیا ہی لطیف جواب دیا ہمارے رب نے کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روٹی کیا بند کرتے ہو ہم ہمیشہ تمہاری روٹی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ لگا دیتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر دنیا کے چاروں طرف سے حاجی مکہ مکرمہ میں نہ جائیں تو مکہ کے لوگ بھوکے مر جائیں ہر سال ہزاروں نہیں لاکھوں حاجی کروڑوں روپیہ خرچ کر کے وہاں جاتے اور اس طرح مکہ والوں کے لئے سامان معیشت بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ کیسا شاندار اور رحم والا بدلہ ہے جو خدا نے اپنے رسول کے لئے لیا انہوں نے کہا تھا ہم اس کی روٹیاں بند کر دینگے۔ خدا تعالےٰ نے کہا اب ہم قیامت تک تمہاری روٹیاں اس رسول کے طفیل لگا دیتے ہیں

عام حالات

ہیں علاوہ عرب کے حاجیوں کے ہر سال چالیس پچاس ہزار حاجی باہر سے وہاں جاتے ہیں اور بعض دفعہ تو یہ تعداد دو لاکھ تک بھی پہونچ جاتی ہے اور ہر ایک حاجی وہاں اوسطاً تین چار سو روپیہ سے لے کر دو دو چار چار ہزار روپیہ تک خرچ کرتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ان دنوں میں باہر سے جانے والے حاجی ڈیڑھ کروڑ سے لے کر پندرہ بیس کروڑ روپیہ تک علی قدر مراتب۔ اور مختلف سالوں کے لحاظ سے کہ کبھی حاجی کم آتے ہیں اور کبھی زیادہ۔ اور مختلف موسموں کے لحاظ سے کہ کبھی چیزیں مہنگی ہوتی ہیں اور کبھی سستی۔ وہاں خرچ کرتے ہیں اگر اوسط تین چار کروڑ روپیہ بھی فرض کر لیں تو کم از کم چار کروڑ روپیہ ان دنوں میں وہاں جا پہونچتا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کا بھی ٹیکس ہوتا ہے اور یہ ٹیکس ان ٹیکسوں کے علاوہ ہے جو گورنمنٹ بالواسطہ وصول کرتی ہے مثلاً وہاں کھانے پینے کی چیزوں پر بھی ٹیکس ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دوکاندار کوئی اور چیز بیچے تو اسے اپنی آمد کا ایک حصہ گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اگر حاجی وہاں نہ جائیں تو عرب حکومت چند سالوں میں ہی متزلزل ہو جائے۔ کیونکہ اس کی آمد کا بہت بڑا حصہ حاجیوں سے وابستہ ہوتا ہے

اب دیکھو

آج تیرہ سو سال گذرنے کے بعد جو نظارہ ہمیں نظر آ رہا ہے اور جو شان و شوکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمیں دکھائی دے رہی ہے اس کا اندازہ اور قیاس بھی پہلے لوگ کہاں کر سکتے تھے اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص میاں بیوی کو آپس میں ملتے دیکھے تو اس وقت وہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت بانجھ ہوگی یا صاحب اولاد مرد نامرد ہوگا یا اس کا کوئی بچہ ہوگا۔ پھر اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ زندہ رہے گا یا نہیں اگر زندہ رہے گا تو وہ علم والا ہوگا یا جاہل۔ اگر علم والا ہوگا تو وہ اپنے علم کو استعمال کرنے والا ہوگا یا نہیں اگر علم کو استعمال کرنے والا ہوگا تو اسے کامیابی کے مواقع میسر آئیں گے یا نہیں۔ اگر

کامیابی کے مواقع

اسے میسر آ گئے تو وہ ان مواقع سے فائدہ بھی اٹھا سکے گا یا نہیں۔ اور اگر ان مواقع سے وہ فائدہ اٹھا سکا تو اسے ایسا ماحول بھی میسر آئے گا یا نہیں جس میں وہ پنپ سکے اور ترقی کر کے دوسروں کی نگاہ میں ایک ممتاز مقام حاصل کر سکے لیکن اسکے مقابلہ میں ایک وہ شخص ہوتا ہے جو ایک فاتح کو اس کی فتوحات کے زمانہ میں دیکھتا ہے اس کی بلندی اور شان و شوکت کے زمانہ میں دیکھتا ہے۔ اس وقت وہ ان خیالات کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا جو اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والوں کے دلوں میں تھے اور نہ اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والے اُن فتوحات کا قیاس کر سکتے تھے جو ان کے بیٹے کو حاصل ہونے والی تھیں۔ اور یا پھر

اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے کوئی شخص ایک درخت لگاتا اور زمین میں اس کی گٹھلی بوتا ہے۔ وہ اس وقت اندازہ اور قیاس بھی نہیں کر سکتا کہ اس درخت کی آئندہ کیا حالت ہوگی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ گٹھلی گل سڑ جاتی ہے اور اس سے کوئی درخت پیدا نہیں ہوتا اور بسا اوقات اس سے ایک بہت بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ تو اس کا پھل ایسا لذیذ نکل آتا ہے کہ لوگ دور دور سے اسے دیکھنے کے لئے آتے اور اُس کا پھل منگوا کر استعمال کرتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ ساری دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ دُور دُور سے لوگ اس کا پیوند حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے اپنے علاقہ میں اس کا بیج لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اسکے میٹھے اور لذیذ پھل کو کھا کر لطف حاصل کرتے ہیں مگر وہ جس نے اس درخت کو پہلی دفعہ لگایا وہ اس کا بیج بوتے وقت یا اس کی گٹھلی لگاتے وقت ان اُن لوگوں کے

خیالات کا اندازہ

نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے اس کا لذیذ اور میٹھا پھل کھایا اور اسکے سایہ میں آرام حاصل کیا اور نہ اسکے ذہن کے کسی گوشہ میں یہ نظارہ آ سکتا ہے کہ دور دور سے بیوپاری آتے ہیں اور اس کا پھل اپنے اپنے علاقوں میں لے جاتے ہیں یا کب وہ قیاس بھی کر سکتا ہے کہ لوگ آئیں گے درخت کے مالک کی منتیں کرینگے اور کہیں گے ذرا ہمیں بھی اس کا پیوند لگا لینے دو۔ تاکہ ہم بھی اپنے علاقہ میں اس کا نمونہ قائم کر سکیں۔ یہی حال

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی

اور آپ کی عزت و عظمت کا ہے۔ حق یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی آپ کی ترقی کا وہ نقشہ نہیں دیکھا جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ان کے زمانہ میں ابھی اسلامی طاقت کمزور تھی بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اسلامی ترقی کے زمانہ میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کا وہ نقشہ نظر نہیں آ سکتا تھا جو آج اس تنزل کے زمانہ میں نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ لوگ اس وقت سمجھتے تھے یہ ترقی کی ایک رَو ہے جو جاری ہو گئی ہے ممکن ہے یہ رَو کچھ عرصہ کے بعد مٹ جائے اور ترقی جاتی رہے دنیا میں بڑے بڑے سیلاب آئے ہیں جو گاؤں کے گاؤں بہا کر لے جاتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد لوگ بالکل بھول جاتے ہیں کہ کبھی کوئی سیلاب بھی آیا تھا۔ لیکن اگر کوئی ایسا سیلاب آئے جو ملک کو ایسا برباد کر دے کہ اس کی نظیر پہلے کئی سو سال میں نہ ملتی ہو تو سینکڑوں سال تک لوگ اسکو یاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تباہی

بہت بڑی تباہی

تھی۔ اس طرح درخت پھل دیتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ پھل دینے سے رہ جاتے ہیں۔ کھیتیاں غلہ پیدا کرتی ہیں مگر ایک عرصہ کے بعد ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض ایسے درخت بھی ہوتے ہیں جو سو سو دو دو سو سال تک پھل دیتے چلے جاتے ہیں پیوندی آم ہوں تو پچاس ساٹھ سال تک پھل دیتے ہیں اور اگر تخمی آم کے درخت ہوں تو وہ سو دو سو سال تک پھل دیتے ہیں لیکن اگر کوئی ایسا آم کا درخت ہو جو دو ہزار سال تک پھل دیتا چلا جائے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کتنی دور دور سے لوگ اسکو دیکھنے کے لئے آئیں گے اور اسکے پھل کو استعمال کر کے کیسا لطف اٹھائیں گے۔ اسی طرح

اسلامی ترقی

کے زمانہ میں لوگ کہہ سکتے تھے کہ طبعی طور پر یہ ایک رَو جاری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ دعوےٰ کیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور قیامت تک میرا زمانہ رہے گا۔ اسلئے لوگ آپ کو قبول کر رہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ رَو ہمیشہ جاری رہے۔ بس بیشک ان

لوگوں نے بھی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کے زمانہ کو دیکھا۔ مگر حق یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان جو آج ہمیں نظر آرہی ہے اس کا اندازہ اور قیاس بھی پہلے لوگ نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ اس نظارہ میں اور موسٰی کی فتوحات میں کوئی فرق ہے۔ مگر ہم آج تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد اس عظمت کو سمجھ سکتے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ اس شان وشوکت کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی اب سوائے اسکے کہ آپ کے خادموں اور غلاموں میں سے کوئی شخص دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہو اور کسی ماں کے بچے میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کہہ سکے مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ گردنیں جھک گئیں۔ زبانیں کٹ گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ اب کوئی شخص آپ کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جو آئے گا وہ آپ کا خادم ہو کر آئے گا تابع ہو کر آئے گا۔ شاگرد ہو کر آئے گا۔ ظل ہو کر آئیگا تیرہ سو سال اس دعوے پر گذر چکے مگر کوئی شخص اس دعوے کو غلط ثابت نہیں کر سکا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ دنیا ختم ہو جائے گی زمانہ گذر جائے گا مگر کوئی شخص آپؐ کے بالمقابل کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّک حمید مجید۔

”قربانیوں کی عید اور مسلمانوں کی عظیم ذمہ داری“

(از مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ)

> اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فناء
> ترک رضاء خویش پئے مرضئ خدا

عیدالاضحیہ کے معنے ہیں قربانیوں کی عید چونکہ اس روز جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے اس لئے اسے عیدالاضحیہ یا عیدالاضحیٰ کہا جاتا ہے۔ اکثر لوگ اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے عیدالضحیٰ بھی کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ درست نہیں ہے۔ صحیح لفظ عیدالاضحیہ یا عیدالاضحیٰ ہے۔ اضحیہ اور اضحیٰ کے معنے قربانیاں ہوتے ہیں۔

یہ عید اس بابرکت موقعہ پر قربانی اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے کی جاتی ہے جس کا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وجود سے آغاز ہوا اور پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں اپنے معراج کو پہنچی (دیکھئے مفصل ٹریکٹ عید کی قربانیاں مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) وہ قربانی جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ (بلکہ جس میں حضرت ام المومنین حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی برابر کی حصہ دار ہیں) شروع ہوئی اور جسے سید ولد آدم رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کے جسمانی اور روحانی فرزند ہیں نے بھی بدرجہ اتم قائم رکھا۔ اس کی عظیم الشان روحانی غرض وغایت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضاء کے حصول کے لئے اپنے آپ کو ہمیشہ وقف رکھنے کا عہد کیا جائے کہ اے خدا جس طرح تیری رضاء کے لئے ہم گائے اونٹ یا بکرے کی قربانی کر رہے ہیں اسی طرح ہم تیرے فضل کے ماتحت وقت آنے پر تیری راہ میں اپنی جانیں تک بھی پیش کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ جس مسلمان کو اللہ تعالےٰ یہ ظاہری قربانی کی توفیق دے وہ تقویٰ اور رضاء الٰہی کو ہی پیش نظر رکھے اور دل میں یہ پختہ اقرار کرے کہ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کرنے کا التزام کرتا ہوں۔ اگرچہ اسلام کے معنے بھی وقف کرنے کے ہی ہیں۔ اس کے باوجود ظاہری طور پر چوپاؤں کی قربانی کو اسلام میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ تا تقویٰ کی رنگ میں رکھا۔ اس عہد (یعنی عہد وقف) کی تجدید ہوتی رہے ہمیں قربانی کے اس عظیم الشان مقصد کو کبھی بھی نہیں بھلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ خدا تعالےٰ وضاحت سے فرماتا ہے لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (سورہ الحج ع ۵) یعنی اللہ تعالےٰ نے جو تمہیں قربانی کی توفیق دی ہے۔ ان کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالےٰ کو نہیں پہنچتے بلکہ اللہ تعالےٰ کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے سو حق یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر قربانی تو کیا معمولی سے معمولی نیکی کی بھی حقیقی شکل قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے ؎

> ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
> اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

خلاصہ کلام یہ کہ قربانی کی سنت کے ذریعہ مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے ہر سال یہ مقصد عظیم لایا جاتا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جو اپنے نفس پر اپنی خواہشات پر اپنے جذبات پر روحانی موت وارد کرکے خدا تعالےٰ کی راہ میں ہمیشہ وقف رہے اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے ؎

> اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
> ترک رضاء خویش پئے مرضئ خدا

سو ہمیں ایسے ہی مسلمان بننا چاہئے۔ یعنی ہم اسلام کی روح اور اس کی حقیقت اپنے اندر پیدا کریں اور اسلام کی عزت اور اس کے استحکام کے لئے ضرورت پڑنے پر جان تک کی بھی بازی لگانے سے دریغ نہ کریں۔

اے کاش کہ مسلمان اسلام کا حقیقی مفہوم اور اس کی ضروریات اور قربانی کا مقصد عظیم سمجھنے لگ جائیں۔۔

... اللہ تعالےٰ ہم سب کو ظاہری قربانی کے علاوہ اپنے لئے اور اپنے دین کے لئے وقف رہنے نیز وقف کو اعمال صالحہ اور تقویٰ کے سانچہ میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) جماعت احمدیہ کوٹلی کے دو اصحاب مکرم بابو محمد منظور صاحب ایڈووکیٹ اور بابو محمد عمر صاحب پسران حاجی امیر عالم صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا کریں۔ آمین

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ مقیم کوٹلی)

(۲) میری بچی امۃ الحمید بوجہ گلٹیوں کی خرابی کراچی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(اہلیہ مولوی محمد تقی [illegible])

یوم خلافت کی تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب سعید پر ملک کے طول وعرض میں کثرت کے ساتھ احمدی جماعتوں نے جلسے منعقد کئے۔ جن میں خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

پشاور۔ جڑانوالہ۔ ملتان شہر۔ کوہاٹ۔ چک ۷ ار الف سندھ۔ بہوڑد۔ کراچی۔ لجنہ اماءاللہ کراچی۔ لائلپور۔ چنیوٹ۔ لالیاں۔ ڈاور۔ ڈوہم۔ وزیرآباد۔ قصور سیالکوٹ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ احمد نگر۔ جہلم۔ لجنہ اماءاللہ جہلم۔ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ضلع لائلپور۔ سکھر۔ ڈیرہ غازیخاں۔ دادو۔ میرپور آزاد کشمیر۔ حیدرآباد۔ ایبٹ آباد۔

دعائے نعم البدل

پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ میری چھوٹی ہمشیرہ اہلیہ برادرم یحییٰ ملک آف لاہور کا پہلا لڑکا بعمر چھ ماہ دو روز بیمار رہنے کے بعد وفات پاگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز مرحوم کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(قریشی فیروز محی الدین بی اے انچارج احمدیہ مشن غانا)

غانا سے احمدی حجاج کی روانگی

غانا سے امسال مندرجہ ذیل احباب فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے ہیں۔ احباب سے ان کی کامیاب وکامران بسلامت واپسی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

(۱) مسٹر آدم (۲) مسٹر یعقوبو (۳) مسٹر معلم صالحو خالدو

(قریشی فیروز محی الدین بی اے شاہد انچارج احمدیہ مشن غانا)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ——— اور ——— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط ۶)

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہر صفت کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو اس صفت کا کامل ذاتی ظہور ہے اور دوسرے اس کے کمال ظہور میں کامل حسن کا ظہور ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ خالق ہے اس کی صفت خلق سے دنیا میں مخلوق پیدا ہوئی لیکن اس صفت کا کامل ظہور اپنے ساتھ انتہائی حسن بھی لایا۔ یا جیسے خدا تعالےٰ قدوس ہے اس کی وجہ سے مخلوق میں ایک قدوسیت ہے اور یہ قدوسیت اپنے انتہائی ظہور کی حالت میں نہایت درجہ پرکشش حسن بھی ساتھ لاتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر صفت کا کامل اظہار صداقت ہے اور ہر کامل صداقت کامل حسن ہے اس طرح ہر کامل حسن کامل صداقت ہے۔

پس خدا تعالےٰ کی جملہ صفات کا ظہور جو اس کائنات عالم میں ہوا ہے وہ اپنے ساتھ بے پناہ پرکشش حسن بھی ساتھ لایا ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ جو ایک پاکباز دل کو بے اختیار خدا کی طرف کھینچتی ہے مجازی حسن میں بھی یہ کشش اس لئے رکھی گئی ہے تا وہ خدا کی طرف رہنمائی کرے مولانا جامی نے کہا ہے ؎

تاب از عشق او گرچہ مجاز یست
کہ آں بحر حقیقت چارہ ساز یست

ہرچند اس شعر سے بعض غلط کار صوفیوں نے غلط معنی لئے جو خطرناک قسم کی غلط رویوں کا موجب ہوئے ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر مجازی حسن۔ حقیقی اور آخری حسن کی نشان دہی کرتا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشاں اس میں جمال یار کا
اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
خوبروؤں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس تری گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

دنیا کے لاکھوں کروڑوں راستباز انسانوں کی گواہی یہ ہے۔ کہ خدا کا جمال جو اس عالم مجاز میں ہے اس سے کروڑوں گنا عالم حقیقت میں ہے۔ اور اسی وجہ سے اس دنیا کی لذتیں خدا کے حسن اور اس کی محبت کے مقابلہ میں ایک کھوٹے سکہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کتنا پیارا ہے کہ

إِنَّ سَعْدًا لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَبِغَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

انسان صرف اور صرف لذت طلبی کے لئے حرام اور حلال کی بندشوں کو توڑتا اور فواحش میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر خدا کا حسن اُسے نظر آ جائے تو پھر اس کی محبت کی لذت کے مقابلہ میں دنیا کی لذتیں حرام ہو کر رہ جاتی ہیں اور جو انسان خدا کو چھوڑ کر ان لذتوں میں پڑتا ہے۔ تو خدا کی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ اسے اپنے پاس سے دھتکار دے۔ غرض نیچر کا حسن انسانی فطرت اور کروڑوں انسانوں کی شہادت اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ خدا کی طرف کھینچے جانے کے لئے سب سے بڑا محرک محبت ہے یہ ڈان کیہوٹی کی محبت نہیں۔ بلکہ اتنا بڑا نشہ ہے کہ دوسرے تمام نشے اس کے مقابل میں قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

نانک رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

جتنے نشے شراب کے اتر جان پربھات
نام خماری نانکا چڑھی رہے دن رات

و نعم ما قال جری اللہ فی حلل الانبیاء

عشق است کہ در آتش سوزاں بنشاند
عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند
کس بہر کسے سر ندہد جان نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند
بے عشق دلے پاک شود من نہ پذیرم
عشق است کزیں دام بیکبارہ رہاند

اس راہ کے ایک نہایت بامراد راہ رو حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل جنہیں حق کو نہ چھوڑنے کی وجہ سے زمین میں گاڑھ کر اور پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔ کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں اس منزل کے طے کرنے کا ذکر مندرجہ ذیل اشعار میں فرمایا۔ ؎

آں جواں مرد و حبیب کردگار
جوہر خود کرد آخر آشکار
نقد جاں از بہر جاناں باختہ
دل ازیں فانی سرا پرداختہ
پر خطر ہست ایں بیابان حیات
صد ہزاراں اژدہائش در جہات
صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزاراں سیل خونخوار دماں
صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پر خار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

مسابقت کے میدان اولیت کا فخر محمد مصطفےٰ صلعم کو کیوں حاصل ہے

پس مذکورہ بالا گذارشات سے ثابت ہے کہ عبادات اور خدا سے محبت کا جوش اللہ تعالےٰ نے انسانی قلوب میں خود اپنے ہاتھ سے رکھا ہے۔ اگر عبادات کے طریق صحیح ہوں اور ان کے محرکات میں سے بہترین محرک کارفرما ہو تو تب ہی کوئی شخص اس مسابقت کے میدان میں اول آ سکتا ہے اور ہمیں آج یہ ثابت کرنا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ فخر الاولین والآخرین سید دو جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے محبت کے اس میدان میں سب سے اوّل رہے سب سے اوّل ہیں اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اول رہیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

سرور خاصان حق شاہ گروہ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے ہر منزل وصل نگار
ہست درگاہے بزرگش کشتیٔ عالم پناہ
کس نگردد روز محشر جز بپناہش رستگار
صدر بزم آسمان و حجت اللہ بر زمیں
ذات خالق را نشانے بس بزرگ و استوار

ایک شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے ؎

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
طریق عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی فرقاں وہی قرآں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

خدا سے محبت اور دنیوی لذات اکٹھی نہیں ہو سکتیں

اس مرحلے پر یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت اور دنیوی لذات کسی قلب میں بیک وقت یکجا جمع نہیں ہو سکتیں اس لئے اللہ تعالےٰ اپنی محبت کی راہ انجام کار صرف اسی راستباز بندے پر کھولتا ہے جو سچے دل سے اس کے سوا اور کسی غرض مقصود اور مطلوب کی تمنا دل میں نہ رکھتا ہو۔ اور جو اپنا دامن تمام مرادوں سے تہی کر کے اسی کی طرف نہ آئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ۔

مولانا روم نے اس آیت کے مفہوم کو اس طرح ادا کیا ہے ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

اور اسی طرح قاآنی نے کہا ہے ؎

رسم عاشق نیست در یک دل دو دلبر داشتن
یا ز جاناں یا ز جاں بایست دل برداشتن

پس سالک کو اوّلاً دنیا میں رہتے ہوتے دنیا سے قطع تعلقات کرنا ہوتا ہے اور نفس کو ہر ہوا سے روک کر اسے موت دینا پڑتی ہے۔

صعود اور نزول کی حقیقت

صوفیا نے دنیا سے قطع تعلق کرنے اور خدا کی طرف بڑھنے کا نام صعود رکھا ہے۔ اب جس نسبت سے محرکات صعود قوی اور شدید ہونگے اسی نسبت سے بلندی کا برتر سے برتر مقام اسے حاصل ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ قرب کی آخری منزل تک پہنچے۔ اس حالت میں وہ صرف اور صرف خدا کا ہوتا ہے اور اس قرب کی وجہ سے اس کے آئینہ قلب پر خدا کی صفات مثلاً رب رحیم کریم جواد ستار غافر الذنب وغیرہ کا زیادہ سے زیادہ حسین تر اور کامل تر نقش پڑتا ہے اور اس کے بعد وہ پھر بحکم الٰہی دنیا کی طرف آتا ہے اور اسے صوفیا نے نزول قرار دیا ہے۔ جس نسبت سے وہ خدا کے قریب ہوا تھا۔ اسی نسبت سے وہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کے لئے جو عیال اللہ ہے اس کے دل میں خدا کی صفات مغفرت، شفقت و

رافت و رحمت و محبت کا پرتو اس پر پڑتا ہے اور وہ دنیا کے لئے سراپا رافت و رحمت و محبت بن جاتا ہے۔ اس گفتگو کے مدنظر اب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صعود اور اس صعود کے محرکات اور ان کے لئے عبادات پر غور کرتے ہیں اور اسی سلسلہ میں دیگر مذاہب کے طریق ہائے عبادت بھی موازنہ و مقابلہ کے لئے پیش کرتے جائیں گے۔

آنحضرت صلعم کا فقر خود اختیاری

• جیسا کہ ساری دنیا کو معلوم ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ایک بہادر اور معزز قبیلے میں پیدا ہوئے۔ لیکن پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد ماجد فوت ہو گئے حضورؐ ابھی پانچ سال کے ہی تھے کہ والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ آٹھ سال کے تھے کہ بڑا پیار کرنے والے دادا عبد المطلب بھی فوت ہو گئے۔ اس کے بعد حضور اپنے چچا ابو طالب کے ہاں چلے گئے۔ ابو طالب عیال دار تھے اور تنگی سے گزر اوقات کرتے تھے۔ سیرت کی کتابوں میں آتا ہے کہ گھر میں اگر کوئی چیز تقسیم ہوتی تو بچے آگے بڑھ کر اپنا حصہ لے لیتے لیکن حضور کونے میں الگ کھڑے رہتے۔ چیز بچ رہتی اور حضور کو دی جاتی تو حضورؐ بھی لے لیتے لیکن کبھی آگے بڑھ کر کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔ میں نے یہ حالات اس لئے بیان کئے ہیں کہ بظاہر نظر ایک ذکی الحس اور ذہین و فہیم بچے کے لئے طبعی طور پر طبیعت کا میلان شکوہ گزاری کی طرف ہونا چاہیئے تھا۔ پچیس سال کی عمر میں شادی کی تو ایک بیوہ عورت سے جن کی عمر چالیس کی تھی اپنی زندگی کا یہ آغاز بھی طبیعت میں شکوہ پیدا کرنے کا بڑا باعث ہو سکتا تھا۔ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوں۔ میں اس وقت نفسیاتی نقطہ نگاہ سے زندگی کے اس حصہ کا تجزیہ کر رہا ہوں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ایک پچیس سالہ نہایت حسین جوان جو سارے عرب میں اپنی معصومیت دیانت امانت اور حسن کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس کی شادی ایک چالیس سالہ بیوہ کے ساتھ ہوئی اور ایسی حالت میں بعض جذبات کی عدم تسکین ایک تندرست و صحیح القویٰ قوی جوان کے لئے چڑچڑا پن کا موجب ہو سکتی تھی۔ سیرت نگار اس امر پر متفق ہیں کہ بچپن سے لے کر زندگی کے آخری لمحوں تک کسی زمانے میں بھی شکوے کا کبھی ایک لفظ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نہیں نکلا بچپن سے حضورؐ کی طبیعت میں ایک والہیت و ربودگی کی کیفیت رہتی۔ بچے ہونے ہوئے بھی عرب کے سردار آپ کی رائے کو صائب

پاتے۔ ایک سنجیدگی اور متانت اور وقار تھا کہ اس کی مثال کہیں اور نہ ملتی تھی۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس سیر چشمی اس دیانت داری اس پاکیزگی اور والہیت کا موجب کیا تھی؟

فقر خود اختیاری کے موجبات

عموماً دیکھا جائے تو کم طلبی۔ ترک دنیا اور فقر خود اختیاری کے موجبات میں سے ایک یہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کی طبیعت میں طبعی طور پر امنگ ہی کم ہو اور اس کے شوق میں بلندی ہی نہ ہو۔ بالبداہت یہ موجب سرور دو جہاں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کسی طرح کارفرما نہ تھا۔

دوسرا موجب یہ بھی ہوتا ہے کہ بچپن سے نعمائے دنیا میں گھرے رہنے سے انسان کو ان نعمائے سے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ حضرت بدھ کے معاملہ میں ہوا۔ آپ بادشاہ کے گھر میں پیدا ہوئے اور دنیا کی تمام نعمتیں اور آسائشیں بچپن سے آپ کو مہیا ہو گئیں۔ اس کثرت نعماء کی وجہ سے ... سیری کا پیدا ہوئی اور دل ... میں مل جانا چاہنے لگا۔ جب اس طبقہ ... مصیبتوں اور رنج و آلام کو دیکھا تو ... دل ... ہو گیا اور دنیا چھوڑ کر حقیقی راحت کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ تیسرا موجب یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات عدم ضرورت بھی طبیعت میں ایک قسم کی قناعت پیدا کر دیتی ہے، لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں یہ بات بھی سیر چشمی اور قناعت کا باعث نہ ہو سکتی تھی۔ حضورؐ صاحب اولاد تھے بیک وقت نو بیویاں رہیں۔ وہ بیتے موجود تھے بڑا وسیع خاندان تھا۔ عرب کے بڑے سردار قبیلہ سے آپ کا تعلق تھا۔ ایسی حالت میں ضرورت طبعاً مجبور کرتی ہے کہ انسان مال و دولت جمع کرے۔

چوتھا موجب طبعی ہمدردی بھی ہے۔ دنیا میں کئی ایسے راہنما بھی ہو گئے ہیں جو خدا رسیدہ نہ تھے۔ لیکن محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے اس درجہ سرشار تھے کہ انہوں نے اموال و امارت دنیا سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ لیکن یہ جذبہ بعض اوقات اپنا آپ مخالف ہو جاتا ہے۔ ایک ہمدرد خلائق اگر مٹی کے ایک کمرہ میں بھی شب بسر کرتا ہے تو اسے ایسے بھی ملیں گے جن کے لئے آسمان کے نیلے چھت کے سوا اور کوئی چھت نہیں۔ وہ اگر سادہ کھدر کا کرتہ اور پاجامہ پہنتا ہے تو اسے ایسے لوگ بھی ملیں گے جن کے پاس دو انگشت کی لنگوٹی بھی نہیں اگر ایسا شخص دو وقت نان جویں سے پیٹ بھرتا ہے تو اسے ایسے لوگ بھی ملیں گے

جنہیں ہفتہ بھر سے ایک قرص نان جویں بھی نہیں ملا۔ اور فاقہ کی وجہ سے ان کی جان لبوں پر ہے۔ پس محض ہمدردی دنیوی نعمتوں میں سارے عالم کو شریک کرنے کا محرک نہیں ہو سکتی۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہمدردی کھانے پینے پہننے اور رہائش کے معاملے میں دکھائی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسے شخص کی انا پر ہمدردی وارد نہیں ہوتی۔ وہ غریبوں میں رہتا ہوا غریبوں کا سردار بننے کی کوشش کرے گا۔ اس کے بہت سے جذبات نفسی ایسے ہیں جن پر ہمدردی اپنا اثر نہیں دکھا سکتی۔

پانچواں موجب کسی کی محبت ہے۔ محبت و عشق انسان کو ہر نعمت سے بے نیاز کر کے رکھ دیتی ہے۔ یہ محبت اگر کسی ایسے وجود سے ہو جو تمام حسینوں کا حسین اور بادشاہوں کا بادشاہ اور کبھی غروب نہ ہونے والا ہے تو پھر دنیا کی کوئی نعمت بھی ایسے شخص کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی اس موجب کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار نے سارے عرب کا مال و دولت سارے عرب کی سرداری اور حسین ترین دوشیزہ کی پیش کی۔ مگر آپؐ نے ان کو پرِ پشہ کی بھی وقعت نہ دی۔ یہ اس لئے کہ حضور ابھی بچے ہی تھے کہ فرشتہ نے آپ کے قلب مبارک سے دنیا کی ملونی دھو کر اس میں صرف اور صرف خدا کی محبت بھر دی۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر چشمی۔ طہارت نفس۔ دنیا سے بے نیازی دیانت و امانت اور سارے جہاں سے پیار اور ساری زندگی کی ایک بے کیفیت والہیت صرف اور صرف ایک ہی وجہ سے تھی کہ آپ نے کسی حسین ترین دلبر و

دلستان و دلدار کسی جان جہان نور انوار کے چہرے کو دیکھا ہوا تھا۔ یہی سبب ہے کہ اغیار نے بھی بے دھڑک ہو کر یہ کہا کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ۔ یہ امر بھی اسی جگہ بیان کرنے کے قابل ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس ماحول میں پیدا ہوئے اور حضورؐ نے جہاں تربیت پائی اس کا نتیجہ کسی واحد لا شریک ہستی کی پرستش نہ ہو سکتا تھا۔ کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بت پوجے جاتے تھے۔ سارے عرب میں اس زمانہ میں کوئی بھی شخص توحید کا پرستار نظر نہ آتا تھا۔ ایسے حالات میں حضورؐ کا بچپن سے لے کر چالیس سال کی عمر تک جبکہ آپ پر اس ناموس کا نزول ہوا تھا جو قبل ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ ایک دن بھی بتوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور ان سے ہر قسم کی بیزاری کا اعلان کرنا اور پاکیزگی کے اس مقام کو پہنچنا کہ جوانی تو خیر دور کی بات ہے کبھی بچپن کی حالت میں بھی کسی نے حضورؐ کو بے ازار نہیں دیکھا۔ کیا یہ ماحول کا نتیجہ تھا؟

ہر غیر متعصب انسان اس امر کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ یہ چیز ماحول کا نتیجہ نہ تھی بلکہ کسی دلبر دلستان کی چہرہ نمائی نے یہ حالت کر رکھی تھی۔ پس یہ امر ثابت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادات کا محرک شروع سے ہی عشق الٰہی تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جسے خدا کی طرف عروج کے لئے شروع سے ہی یہ سواری مہیا تھی اس کے لئے کوئی مقام بھی ایسا نہ تھا کہ اس تک پہنچنا مشکل ہوتا

(باقی)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلص بھائیوں کی نامویں فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

(۱) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید منجانب والدہ محترمہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا — ۱۵۰/-

(۲) مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب رحمٰن ڈسپنسری منٹگمری شہر منجانب والد مرحوم میاں عظیم اللہ صاحب آف فیض اللہ چک۔ — ۱۵۰/-

(۳) مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ لنڈن منجانب والد مرحوم چوہدری صاحب داد صاحب چیمہ۔ — ۱۵۰/-

(۴) ” ” ” منجانب والدہ مرحومہ حیات بی بی صاحبہ — ۱۵۰/-

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں - اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۱۴ میں سلیمہ خاتون زوجہ ملک مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ میرے خاوند ہے علاوہ ازیں میرے پاس سلائی کی ایک عدد مشین ہے جس کی قیمت اندازاً مبلغ -/۱۷۰ روپے ہے۔ میں کل مبلغ -/۶۷۰ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرکے رسید حاصل کرلونگی۔ علاوہ ازیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

سلیمہ خاتون مکان ۱ گلی ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد ملک مظفر احمد بقلم خود خاوند موصیہ مکان ۱ گلی ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد غلام محمد پریذیڈنٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

نمبر ۱۵۷۱۵ میں برکت علی ولد چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم قوم الرائیں پیشہ زراعت عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن کمارو شریف ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد ایک بھینس اور بیل جن کی زیادہ سے زیادہ قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ ہے۔ میں حصہ پر زمین لے کر کاشت کاری کرتا ہوں۔ اس سے مجھے سالانہ آمد تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے مذکورہ جائیداد مبلغ آٹھ صد روپیہ اور اپنی سالانہ آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم ہے۔

المرقوم سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

العبد برکت علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمارو شریف ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد سندھ نشان انگوٹھا دست چپ

گواہ شد دلاور خان ساکن کمارو شریف ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد

گواہ شد نذر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کمارو شریف ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد

نمبر ۱۵۷۱۶ میں نذر محمد ولد محمد رمضان صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کمارو شریف ڈاک خانہ کمارو شریف ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد از قسم مال مویشی (دو بیل اور بھینس) جن کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے اور جس میں ہم چار بھائی شریک ہیں گویا ایک ہزار روپیہ میں $\frac{1}{4}$ حصہ مجھے -/۲۵۰ روپے آتا ہے۔ میں حصہ پر زمین لے کر کاشت کاری کرتا ہوں جس سے مجھے سالانہ تقریباً پانچ سو روپیہ آمد ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا جائداد اور سالانہ آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی المرقوم سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۲۶/۳/۶۰

العبد نذر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کمارو شریف ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد۔ نشان انگوٹھا دست چپ

گواہ برکت علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمارو شریف ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد سندھ

گواہ شد دلاور خان ولد نصیر خان ساکن کمارو شریف ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد سندھ

نمایاں کامیابی اور اعانت الفضل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے تمام بچے امسال اپنے سالانہ امتحانات میں کامیاب ہوئے ہیں۔ الحمد للہ

نیز میرے بڑے لڑکے ارشد محمود احمد سلمہ اللہ نے B.D.S کے سیکنڈ پروفیشنل اگزام میں نہ صرف یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ بلکہ اس نے یونیورسٹی کا ایک نیا ریکارڈ بھی قائم کر دیا ہے۔ عزیز موصوف فسٹ ایئر پروفیشنل میں بھی یونیورسٹی میں اول آیا تھا۔

بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

نوٹ: اسی خوشی میں مکرم قاضی صاحب نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قاضی) محمد اسحاق بسمل
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساہیوال چھاؤنی

نمبر ۱۵۷۱۷ میں مرزا محمد یعقوب ولد مرزا محمد دین صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ر اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان $\frac{63}{4}$ رہائشی پختہ محلہ دارالبرکات اراضی ایک کنال میں ہے۔ اس مکان میں ہم چار بھائی حقدار ہیں۔ $\frac{1}{4}$ حصہ کا میں مالک ہوں۔ کل مکان کی پانچ ہزار دو سو روپیہ -/۵۲۰۰ قیمت ہے۔ اس قیمت کا $\frac{1}{4}$ حصہ مبلغ تیرہ صد روپیہ -/۱۳۰۰ کا میں مالک ہوں۔ میں اس کے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ میری اس جائیداد پر نہیں بلکہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ پچھتر -/۷۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ . . . . ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

فقط راقم الحروف مرزا محمد یعقوب ولد مرزا محمد دین مرحوم مکان $\frac{63}{4}$ محلہ دارالبرکات ربوہ۔

العبد مرزا محمد یعقوب ولد مرزا محمد دین

گواہ شد مرزا نذیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب مرحوم برادر حقیقی موصی مذکور ۴/۴/۶۰

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۴/۴/۶۰

زرعی اراضی کیلئے نگران کی ضرورت

سندھ میں زرعی اراضی کی نگرانی کیلئے ایک محنتی اور دیانتدار نگران کی ضرورت ہے جو زراعتی امور سے واقفیت رکھتا ہو اور مزارعین سے کام لینے کا اہل ہو۔ تعلیم مڈل تک ہو حساب و کتاب رکھ سکتا ہو اگر پانچ چھ جوگ اپنے ساتھ لا سکے تو تنخواہ زیادہ دی جائیگی۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں محمد عبد اللہ خاں معرفت شاہ سیڈ بیکسا کیبیٹ روڈ نواب شاہ۔

مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں مندرجہ ذیل اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدواران اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ وکالت تبشیر کے نام بھجوائیں۔

(۱) ایم اے اساتذہ تجربہ کار اور بی ٹی احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ (۲) ملازمت Contract Bases پر ہوگی (۳) تعلیمی تجربہ رکھنے والے احباب کی تنخواہ کا سکیل ۱۵۸۴ - ۴۲ × ۲۲ - ۷ اور غیر تجربہ کار احباب کی تنخواہ کا سکیل ۱۵۸۴ - ۳۶ × ۶۹۰ سالانہ ہوگا (۴) شادی شدہ احباب کو -/۱۵۰ پونڈ اور غیر شادی شدہ کو -/۵۰ پونڈ سالانہ الاؤنس ملے گا (۵) آمد و رفت کا کرایہ بذمہ محکمہ تعلیم ہوگا۔ (۶) رہائش کیلئے مناسب جگہ کا انتظام بھی ہوگا (۷) Contract کم از کم دو تین دوروں پر مشتمل ہوگا۔ ہر دورہ دو سال کا ہوگا۔ (۸) درخواست کے ہمراہ اسناد کی فوٹو سٹیٹ یا مصدقہ نقول بھجوائیں (۹) خواتین بھی درخواستیں دے سکتی ہیں۔

(وکالت تبشیر)

"تخفیف اسلحہ میں تاخیر کے نتائج خطرناک ہوں گے"

سویٹ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کا اعلان

ماسکو ۴ جون۔ مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس نے انتباہ کیا ہے کہ اگر ہتھیاروں میں کمی کرنے کے معاملے میں دیر کی گئی تو ایٹم بموں، راکٹوں اور دور مار بیلسٹک میزائلوں کے اس زمانے میں اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ مسٹر خروشیف نے کل ایک پریس کانفرنس میں ہتھیاروں کو پوری طرح ختم کرنے سے متعلق حکومت روس کی وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو کل مختلف ملکوں کے سفیروں کو پیش کر دی گئی تھیں۔

مسٹر خروشیف کریملن کی ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے جو آج روسی تجاویز پر روشنی ڈالنے کے لئے بلائی گئی تھی۔ مسٹر خروشیف نے کہا میں ان تجاویز کو سربراہوں کی کانفرنس میں پیش کرنے کا متمنی تھا یہی وجہ ہے کہ میں انہیں اپنے ساتھ پیرس لے گیا تھا۔ لیکن امریکہ نے اپنے طرز عمل کی وجہ سے اس کانفرنس کو ناکام بنا دیا جس کی وجہ سے میں ان تجاویز پر روشنی نہیں ڈال سکا تھا۔

مسٹر خروشیف نے یاد دلایا کہ مارشل مالینوفسکی وزیر دفاع روس انتباہ کر چکے ہیں کہ آئندہ امریکی طیارے جن اڈوں سے اڑ کر روس پر پرواز کریں گے انہیں راکٹوں سے تباہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا یہ خالی خولی دھمکی نہیں بلکہ ہم مصمم ارادہ کر چکے ہیں کہ انتقامی کارروائی کے طور پر ایسے اڈے کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں جہاں سے امریکی طیارہ اڑ کر روس پہونچے۔ آپ نے کہا امریکی سیاست دانوں نے روس کو یہ انتقامی کارروائی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آپ نے کہا صدر آئزن ہاور کہہ چکے تھے کہ آئندہ ایسی پروازیں نہیں ہوں گی۔ لیکن وزارت امریکہ کے بعض ترجمانوں نے اپنے بیانات میں غیر مبہم الفاظ میں کہا تھا کہ امریکی طیاروں کی پروازوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ آپ نے نیٹو (معاہدہ شمالی اوقیانوس) اور سنٹو (سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن) سے تعلق رکھنے والے ملکوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ روس کے راکٹوں یا بمبار طیاروں کی زد سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے علاقوں میں امریکہ کے فوجی اڈے تعمیر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ امریکہ کے موجودہ طرز عمل کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ امریکہ ڈاکوؤں والی جس پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ اس کا جواز تسلیم کر لیا جائے۔ آپ نے کہا اگر وزیر خارجہ امریکہ کے ترجمان عقل سلیم سے کام لیتے تو انہیں صدر آئزن ہاور کے الفاظ کی تائید کرنی چاہیئے تھی جنہوں نے وعدہ کر لیا تھا کہ آئندہ ایسی پروازیں نہیں ہوا کریں گی۔ مسٹر خروشیف نے کہا روس نے تخفیف اسلحہ کے بارے میں جو تجاویز پیش کی ہیں ان پر عمل درآمد ہونے کے بعد اگر امریکی ہ[illegible] خیار سندوس پر اتریں گے تو روس انہیں کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ اگر ایسے حالات میں خود امریکی افسر بھی روس پر پرواز کریں گے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

ولادت

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مرغوب احمد خاں صاحب حال مقیم لنڈن کو وہاں اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم جناب ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کا پوتا اور محترم جناب مولوی عبدالمجید صاحب کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح اور خادم دین بنائے دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور وہ والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

تونس میں کوئی غیر ملکی اڈہ نہیں

بغداد ۴ جون۔ سید الحبیب بورقیبہ ناظم الامور تونس متعین بغداد نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا ہے کہ تونس میں نیٹو (معاہدہ شمالی اوقیانوس) کے امریکی یا غیر امریکی اڈے موجود ہیں۔ . . . .

. . . . آپ نے کہا تونس میں بائزرتا کے سوا کوئی غیر ملکی اڈہ موجود نہیں اور تونس اس سے بھی جلد ہی نجات حاصل کرے گا۔ آپ نے کہا حبیب بورقیبہ صدر تونس اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کے سلسلے میں کہہ چکے ہیں کہ تونس غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل کرے گا۔

مغلپورہ میں نماز عید

مغلپورہ گنج (لاہور) میں نماز عید ادا کرنے والے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عید کی نماز کا وقت صبح سوا سات بجے مقرر کیا گیا ہے احباب مقررہ وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ نماز ٹھیک وقت پر شروع ہو جائیگی

(صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ)